

از عدالتِ عظمیٰ

تاریخ فیصلہ: 16 جنوری 1959

دی ویسٹرن انڈیا تھیٹرز لمیٹڈ۔

بنام

میونسپل کارپوریشن آف دی سٹی آف پونہ

(ایس آر داس، چیف جسٹس، ایس کے داس، پی بی گیندر گڈکر، کے این وانجو اور ایم ہدایت اللہ،
جسٹس صاحبان)

بلدیہ، کے اختیارات - سینما شوپر ٹیکس کا نفاذ - قانون سازی کا آئینی جواز - اس طرح کے
ٹیکس میں اضافہ - جوازیت - بمبئی ڈسٹرکٹ میونسپل ایکٹ، 1901 (بمبئی III، سال
1901)، دفعہ 59(1)(XI) - بمبئی میونسپل بورو ایکٹ، 1925 (بمبئی XVIII، سال
1925)، دفعہ 60 -

اپیل کنندہ، ایک پبلک لمیٹڈ کمپنی، پونا شہر کی میونسپل حدود میں واقع چار سینما گھروں کا کرایہ
دار تھا جہاں وہ سینما ٹوگراف فلموں کی نمائش کرتا تھا۔ مدعا علیہان، پونہ میونسپل کارپوریشن نے بمبئی
ڈسٹرکٹ میونسپل ایکٹ 1901 کی دفعہ 59(1)(XI) کے تحت اپنے اختیارات کا استعمال کرتے
ہوئے یکم اکتوبر 1920 سے سینما گھروں کے مالکان اور کرایہ داروں پر لائسنس فیس کے طور پر 2
روپے یومیہ کا ٹیکس عائد کیا۔ اس ایکٹ نے 1926 تک میونسپلٹی پر حکومت کی اور اس کے بعد
اسے بمبئی میونسپل بورو ایکٹ، 1925 کے تحت چلایا گیا۔ 3 جون 1941 کو ٹیکس بڑھا کر 1 روپے فی
شو اور 9 جون 1948 کو 5 روپے فی شو کر دیا گیا۔ اس مقدمے کے ذریعے، جس میں سے موجودہ اپیل
سامنے آئی، اپیل کنندہ نے یہ اعلان کرنے کی درخواست کی کہ مذکورہ ٹیکس کا عائد کرنا، اس کے سلسلے
میں بنائے گئے قواعد اور جیسا کہ مذکورہ بالا ٹیکس اختیار سے باہر قانونی اور غیر قانونی تھا۔ ٹرائل کورٹ
نے مقدمے کو جزوی طور پر منظور کر لیا لیکن عدالت عالیہ نے اپیل میں ٹرائل کورٹ کے فیصلے کو

الٹ دیا اور مقدمہ خارج کر دیا۔ اپیل کنندہ کی جانب سے یہ دلیل دی گئی کہ (1) ٹیکس وہ نہیں تھا جو گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ 1935 کے ساتویں شیڈول کی فہرست II میں اندراج 50 کے تحت آتا ہے، بلکہ وہ تجارت یا کال پر تھا جو اس کے اندراج 46 کے تحت آتا ہے، اور اس طرح مذکورہ ایکٹ کی دفعہ 142A کے تحت چلایا جاتا ہے اور یہ کہ (2) بمبئی ڈسٹرکٹ میونسپل ایکٹ 1901 کی دفعہ 59 (1) (XI) غیر آئینی تھی جس میں قانون سازی نے اس طرح میونسپلٹی کو ضروری قانون سازی کا اختیار تفویض کیا تھا کہ وہ ٹیکس کی نوعیت کا تعین کرے جو شرح دہندگان پر عائد کیا جائے اور اس کے کام کو مکمل طور پر ترک کر دیا۔ اس طرح کی طاقت مکمل طور پر غیر ہدایت شدہ ہے۔

قرار پایا گیا کہ دونوں تنازعات کو ناکام ہونا چاہیے۔

پہلے نکتے کا احاطہ اپیل کنندہ کی دوسری اپیل، دیوانی اپیل نمبر 145، سال 1955 میں دیے گئے فیصلے سے کیا گیا تھا، جو اس معاملے کو بھی کنٹرول کرتا ہے۔

یہ دعویٰ کرنا درست نہیں تھا کہ بمبئی ڈسٹرکٹ میونسپل ایکٹ 1901 کی دفعہ 59 (1) (XI) کے تحت میونسپلٹی کو تفویض کردہ اختیارات غیر ہدایت یافتہ تھے۔ اس دفعہ نے صرف اس طرح کے ٹیکسوں کے نفاذ کا اختیار دیا جو ایکٹ کے مقاصد کے لیے ضروری تھے۔ ایکٹ کے باب VII کے ذریعے میونسپلٹیوں پر عائد ذمہ داریوں اور افعال سے پتہ چلتا ہے کہ ٹیکس صرف ان مقاصد کو نافذ کرنے کے لیے عائد کیے جاسکتے ہیں و دیگر اہل نہیں۔

نہ ہی یہ کہا جاسکتا تھا کہ صوبائی قانون سازی میونسپلٹی کے حق میں اپنے کام سے دستبردار ہو گیا تھا۔ میونسپلٹی کے ٹیکس لگانے کے اختیار کو دفعہ کے ذریعے ہی گورنر کونسل کی منظوری سے مشروط کیا گیا تھا۔

کسی حصے کا معمولی نوٹ اس حصے کی تعمیر کو متاثر نہیں کر سکتا تھا اگر اس کی زبان بصورت دیگر واضح اور غیر واضح ہو اور لفظ 'ترمیم' کا مطلب نہ صرف کمی بلکہ توسیع سمیت دیگر قسم کی تبدیلی بھی ہو۔ بمبئی میونسپل بورڈ ایکٹ، 1925 کے دفعہ 60 کے متن میں لفظ 'کم' کو لفظ 'ترمیم' سے تبدیل کرنا، حاشیہ نوٹ میں ایسا کرنے کی کمی کے باوجود، اس لیے، واضح طور پر اس دفعہ کے دائرہ کار کو وسیع کرنے کے قانون سازی کے ارادے کی نشاندہی کرتا ہے اور اس کے نتیجے میں، یہ نہیں کہا جاسکتا کہ ٹیکس میں اضافہ اس کے تحت پائیدار نہیں تھا۔

کمشنر انکم ٹیکس، بمبئی بمقابلہ احمد بھائی عمر بھائی اینڈ کمپنی، بمبئی، [1950] ایس سی آر 335 اور اسٹیونز بمقابلہ جنرل اسٹیم نیویگیشن کمپنی، لمیٹڈ، ایل آر (1903) 1 کے بی 890 کا حوالہ دیا گیا ہے۔

اپیلیٹ دیوانی کا دائرہ اختیار: دیوانی اپیل نمبر 146، سال 1955۔

کورٹ آف جوائنٹ سول جج، سینئر ڈویژن، پونا کے 30 نومبر 1951 کے فیصلے اور ڈگری سے پیدا ہونے والی اپیل نمبر 953، سال 1951 میں بمبئی عدالت عالیہ کے 10 فروری 1953 کے فیصلے اور ڈگری سے اپیل، خصوصی مقدمہ نمبر 76، سال 1950 میں۔

اپیل کنندہ کی طرف سے ایچ ڈی بنا جی، آراے نگر ت اور جی گوپال کرشنن۔

مدعا علیہ کی طرف سے بھارت کے اٹارنی جنرل ایم سی سینتلاوڈ، ایس این اینڈ ٹی اور جے بی دادا چننجی۔

16.1959 جنوری۔

عدالت کا فیصلہ داس، چیف جسٹس نے دیا۔

داس، چیف جسٹس۔ اپیل کنندہ ایک پبلک لمیٹڈ کمپنی ہے جو بھارتیہ کمپنیز ایکٹ 1913 کے تحت تصدیق شدہ ہے۔ یہ پونہ شہر کی میونسپل حدود میں واقع چار سنیما گھروں کا کرایہ دار ہے جو بالترتیب "منرووا"، "دی گلوب"، "سری کرشنا" اور "دی نشاط" کے نام سے جانا جاتا ہے۔ یہ مذکورہ چار گھروں میں غیر ملکی اور بھارتیہ دونوں سنیما ٹوگراف فلمیں دکھاتا ہے۔ مدعا علیہ، ایک کارپوریٹ ادارہ، 8 جون 1926 تک بمبئی ڈسٹرکٹ میونسپل ایکٹ، 1901 (بمبئی III، سال 1901) اور اس کے بعد سے بمبئی میونسپل بورو ایکٹ، 1925 (بمبئی XVIII، سال 1925) 29 دسمبر 1949 تک، اور اس کے بعد، بمبئی صوبائی میونسپل کارپوریشن ایکٹ، 1949 (بمبئی LIX، سال 1949) کے تحت حکومت کرتا تھا۔ یکم اکتوبر 1920 سے مدعا علیہ نے حکومت بمبئی کی منظوری سے سابقہ صوبہ بمبئی کی حدود میں سنیما گھروں کے مالکان اور کرایہ داروں پر لائسنس فیس کے طور پر 2 روپے یومیہ کا ٹیکس عائد کیا۔ مذکورہ ٹیکس کے محصولات اور وصولی کے لیے قواعد مدعا علیہ کے ذریعے وضع کیے گئے تھے۔ ان قوانین میں 3 جون 1941 کو یا اس کے آس پاس ترمیم کی گئی تھی، جس میں ٹیکس کو 2 روپے یومیہ سے بڑھا کر 1 روپے فی شو کر دیا گیا تھا۔ 9 جون 1948 کو یا اس کے آس پاس قواعد پر

دوبارہ نظر ثانی کی گئی، جس کے تحت ٹیکس کو ایک روپے فی شو سے بڑھا کر 5 روپے فی شو کر دیا گیا۔ تمام مادی اوقات میں ٹیکس آخری شرح پر وصول کیا جا رہا تھا۔

بمبئی ڈسٹرکٹ میونسپل ایکٹ 1901 کی دفعہ 59 میں یہ التزام کیا گیا ہے کہ کسی بھی عام یا خصوصی حکم کے تابع جو ریاستی حکومت اس سلسلے میں دے سکتی ہے، کوئی بھی میونسپلٹی (a) دفعہ 60 کے ذریعہ مطلوبہ ابتدائی طریقہ کار پر عمل کرنے کے بعد، اور (b) اتھارٹی کی منظوری کے ساتھ اس میں مذکور، اس ایکٹ کے مقاصد کے لیے اس دفعہ میں مذکور کسی بھی ٹیکس کو عائد کر سکتی ہے۔ ٹیکسوں کے دس مخصوص سروں کو شمار کرنے کے بعد، جو ایک میونسپلٹی عائد کر سکتی تھی، ایک بقایا زمرہ کو شق (xi) میں درج ذیل الفاظ میں بیان کیا گیا تھا:-

“اس نوعیت اور مقصد کا کوئی دوسرا ٹیکس جس کی میں گورنر کی منظوری دفعہ 60 کی شق (a) کی ذیلی شق (i) میں زیر غور انتخاب سے پہلے حاصل کی گئی ہو۔

جب سے اپیل کنندہ مذکورہ سینیما گھروں کا کرایہ دار بنا ہے، اپیل کنندہ احتجاج کے تحت مذکورہ ٹیکس کی ادائیگی کر رہا ہے۔

مدعا علیہ کو ضروری قانونی نوٹس دینے کے بعد، اپیل کنندہ نے 31 مارچ 1950 کو یا اس کے اختیار سے باہر جج، سینئر ڈویژن، پونا کی عدالت میں، مقدمہ نمبر 76، سال 1950 ہونے کے ناطے، مدعا علیہ کے خلاف اس اعلان کے لیے مقدمہ دائر کیا کہ یکم اکتوبر 1920 سے مذکورہ ٹیکس کا عائد کرنا اور اس کا نفاذ غلط اور غیر قانونی تھا۔ کہ پہلے 3 جون 1941 اور پھر 9 جون 1948 سے ٹیکس کی شرحوں میں اضافہ غلط اور غیر قانونی تھا اور یہ کہ مذکورہ اعتراض شدہ ٹیکس کے محصولات، عائد، نفاذ اور اضافہ کے سلسلے میں منظور شدہ قراردادیں اور بنائے گئے قواعد غلط، اور غیر قانونی تھے، ایک حکم انتہائی دوامی کے لیے جو مدعا علیہان کو مذکورہ ٹیکس کو وصول کرنے یا وصول کرنے اور بڑھانے اور بڑھانے سے روکتا ہے اور اپیل گزار کو اس سے جمع کردہ ٹیکس کی رقم اور مقدمے اور سود کے اخراجات کی واپسی کے لیے۔ 30 نومبر 1951 کے اپنے فیصلے میں، ٹرائل کورٹ نے فیصلہ دیا کہ مذکورہ ٹیکس جائز طور پر عائد اور نفاذ کیا گیا تھا، لیکن 1941 اور 1948 میں اس میں اضافہ اور توسیع غیر قانونی اور دائرہ اختیار سے تجاوز تھا اور یہ مقدمہ مدعا علیہ کو قابو کرنے والے قوانین کے تحت ممنوع نہیں تھا۔ ٹرائل کورٹ نے مدعا علیہ کو بڑھتی ہوئی شرح پر ٹیکس عائد کرنے، وصول کرنے یا جمع کرنے سے روکنے اور سود اور اخراجات کے ساتھ 27,072 روپے کی رقم کی واپسی کے لیے مدعا

علیہ کے خلاف ڈگری پاس کرنے کا حکم امتناعی جاری کر کے جزوی طور پر مقدمہ منظور کر لیا۔ مدعا علیہ نے اپیل کو ترجیح دی اور اپیل کنندہ نے مختلف اعتراضات دائر کیے۔ لیکن عدالت عالیہ نے اپنے 10 فروری 1953 کے فیصلے اور ڈگری کے ذریعے ٹرائل کورٹ کے فیصلے کو الٹ دیا اور اپیل کنندہ کے مقدمے کو پورے اخراجات کے ساتھ خارج کر دیا۔ اپیل کنندہ کے کراس اعتراضات کو بھی خارج کر دیا گیا۔ 10 دسمبر 1953 کو عدالت عالیہ نے اپیل کنندہ کو مذکورہ فیصلے کے خلاف اس عدالت میں اپیل کرنے کی اجازت دے دی۔ لہذا یہ حتمی اپیل اعتراض شدہ ٹیکس کی صداقت پر سوال اٹھاتی ہے۔

اس اپیل میں زور دیا گیا پہلا نکتہ یہ ہے کہ اس ٹیکس کو نافذ کرنے والا قانون گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ، 1935 کے ساتویں شیڈول کی فہرست II میں اندراج 50 کے تحت نہیں آتا ہے، بلکہ یہ واقعی اپیل کنندہ کی تجارت یا کال پر ٹیکس ہے جس کا حوالہ اندراج 46 میں دیا گیا ہے اور اس لیے گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ، 1935 کی دفعہ 142A کے تحت ٹیکس کی رقم سالانہ 100 روپے سے زیادہ نہیں ہو سکتی۔ اس نکتے کو ہمیں زیادہ دیر تک روکنے کی ضرورت نہیں ہے، کیونکہ اس کا احاطہ ہم نے اپیل کنندہ کی دوسری اپیل نمبر 145، سال 1955 میں کیا ہے۔

اس اپیل کی حمایت میں ہمارے سامنے زور دیا گیا دوسرا نقطہ یہ ہے کہ دفعہ 59(1)(xi) غیر آئینی ہے کیونکہ قانون سازی نے اپنے افعال کو مکمل طور پر ترک کر دیا تھا اور ٹیکس کی نوعیت کا تعین کرنے کے لیے ضروری قانون سازی کا اختیار میونسپلٹی کو تفویض کر دیا تھا۔ شرح ادا کرنے والوں پر عائد کیا جائے گا۔ اپیل کنندہ کے فاضل وکیل اس بات پر زور دیتے ہیں کہ اس طرح میونسپلٹی کو تفویض کیا گیا اختیار غیر ہدایت یافتہ، غیر قانونی اور غیر منظم ہے، کیونکہ ایکٹ میں ایسا کچھ بھی نہیں ہے جو میونسپلٹی کو اپنی پسند کا کوئی ٹیکس، یہاں تک کہ انکم ٹیکس بھی عائد کرنے سے روک سکے۔ ان کا کہنا ہے کہ اس طرح کے ہمہ گیر وفد کی حکام پر آئینی طور پر حمایت نہیں کی جاسکتی۔ ہم اس دلیل کو خارج کرنے میں خود کو عدالت عالیہ سے قرار دیا پاتے ہیں۔

پہلی بات یہ ہے کہ میونسپلٹی اختیار خود صوبائی قانون سازی کے اختیار سے تجاوز نہیں کر سکتا اور بلدیہ کوئی ٹیکس عائد نہیں کر سکتی۔ مثال کے طور پر انکم ٹیکس جو صوبائی قانون سازی خود عائد نہیں کر سکتا تھا۔ اگلی جگہ، دفعہ 59 میونسپلٹی کو اس میں مذکور ٹیکس عائد کرنے کا اختیار دیتی ہے۔ "اس ایکٹ کے مقاصد کے لیے۔" میونسپلٹیوں پر عائد ذمہ داریوں اور افعال کو ایکٹ کے

باب VII میں بیان کیا گیا ہے۔ اس لیے بلدیہ ٹیکس صرف ان مقاصد کو نافذ کرنے کے لیے عائد کر سکتی ہے اور کسی دوسرے مقصد کے لیے نہیں۔ دوسرے لفظوں میں یہ میونسپلٹی لیے کھلا ہوگا کہ وہ اس میں مذکور کسی بھی سہولت کو دینے کے لیے ٹیکس عائد کرے۔ اس معاملے کی وضاحت دفعہ 54 کے حوالے سے کی جاسکتی ہے جس میں میونسپلٹیوں کے فرائض کا ذکر کیا گیا ہے۔ اس دفعہ میں مذکور پہلا فرض یہ ہے کہ میونسپلٹی عوامی گلیوں کو روشن کرنے کا انتظام کرے اور اگر وہ لائٹنگ ٹیکس عائد کرتی ہے تو کوئی اعتراض نہیں کر سکتا، جو درحقیقت دفعہ 59 (1) میں آئٹم (ix) ہے۔ ایک اور مثال لیں: پینے کے پانی کی فراہمی کا انتظام کرنا میونسپلٹی کا فرض ہے اور وہ قانونی طور پر پانی کی شرح وصول کر سکتی ہے جو کہ دفعہ 59 (1) میں آئٹم (viii) ہے۔ ہم ایک لمحے کے لیے بھی یہ تجویز نہیں کرتے کہ بلدیات صرف اس پر عائد فرائض کے سربراہوں کے سلسلے میں براہ راست ٹیکس عائد کر سکتی ہیں۔ ہم جو کہتے ہیں وہ یہ ہے کہ عائد کیے جانے والے ٹیکس کا ایکٹ کے ذریعے اس پر عائد کردہ محصولات سے کچھ معقول تعلق ہونا چاہیے۔ تیسری بات، اگرچہ اس معاملے میں یکساں قسم کے اصول پر مبنی تعمیر کی حکمرانی کو استعمال نہیں کیا جاسکتا، کیونکہ اشیاء (i) سے (x) تک، سختی سے بات کرتے ہوئے، ایک ہی نسل سے تعلق نہیں رکھتے ہیں، لیکن وہ ہمارے ذہن میں ٹیکس کی قسم اور نوعیت کی نشاندہی کرتے ہیں جو میونسپلٹیوں کو عائد کرنے کا اختیار ہے۔ آخر کار، صوبائی قانون سازی نے یقینی طور پر میونسپلٹی حق میں دستبردار نہیں ہوا تھا، کیونکہ میونسپلٹی ٹیکس لگانے کے اختیار کو یقینی طور پر گورنر کو نسل کی منظوری سے مشروط کیا گیا تھا۔ بھارتیہ ایکٹ 1861 (24 اور 67Vic.c. 25) گورنر-ان-کونسل کا مطلب گورنر-ان-ایگزیکٹو-کونسلر گورنر-ان-لیجسلیٹو-کونسل ہو سکتا ہے۔ اگر دفعہ 59 (1) (xi) میں گورنر کی قانون ساز کا حوالہ دیا گیا ہے، تو کوئی نامناسب وفد نہیں تھا، کیونکہ یہ گورنر-ان-لیجسلیٹو-کونسل کے قانون سازی کے کنٹرول کے تابع تھا۔ گورنر کی قانون ساز چند دیگر افراد کے علاوہ گورنر کی ایگزیکٹو کے تمام اراکین پر مشتمل تھی۔ لہذا اگر حوالہ اس کی ایگزیکٹو میں گورنر کے پاس تھا تب بھی، عملی نقطہ نظر سے، حتمی کنٹرول گورنر کی قانون ساز کے پاس چھوڑ دیا گیا تھا۔ ہمیں اس نکتے پر مزید کام کرنے کی ضرورت نہیں ہے، کیونکہ پہلی تین بنیادوں پر قانون سازی کے اختیار کا تفویض، اگر کوئی ہو، حد سے زیادہ نہیں ہے تاکہ اس کے استعمال کو غیر آئینی بنایا جاسکے۔ ہماری رائے میں اعتراض شدہ دفعہ نے ایک اصول طے کیا اور ایک معیار طے کیا جس پر میونسپلٹیوں کو ٹیکس عائد کرنے میں عمل کرنا تھا اور یہ نہیں کہا جاسکتا کہ ان حالات میں قانون سازی نے خود کو ترک کر دیا ہے اور اس لیے کسی بھی دوسرے ٹیکس کو عائد

کرنے کے اختیار کو قانون سازی کے کاموں کی حوالگی کی جائز حدود سے زیادہ ہونے کی وجہ سے ختم نہیں کیا جاسکتا۔

اپیل گزار کے فاضل وکیل کی طرف سے زور دیا گیا آخری نقطہ یہ ہے کہ دفعہ 59(1) کی شق (xi) کے تحت 1941 میں اور پھر 1948 میں ٹیکس کی شرحوں میں اضافہ غیر قانونی تھا کیونکہ میونسپلٹی کو بمبئی میونسپل بورڈ ایکٹ، 1925 کے تحت ایسا کرنے کا کوئی اختیار نہیں تھا۔ اپیل کنندہ کے فاضل وکیل کے مطابق اپیل کے تحت اس طرح کی ترقیوں کے جواز کو برقرار رکھنے والے فیصلے کی حمایت اس ایکٹ کی دفعہ 60 کے تحت نہیں کی جاسکتی۔ یہ حصہ اس طرح چلتا ہے:-

<p>"60(1) دفعہ 58 کی شق (a) کے تقاضوں کے تابع، بلدیہ، سوائے اس کے کہ دفعہ 103 کی شق (b) میں دوسری صورت میں فراہم کردہ کسی چیز کے، کسی بھی وقت کسی کافی وجہ سے، اس طرح کے ٹیکس کو تجویز کرنے والے کسی بھی اصول کو معطل، تبدیل یا منسوخ کر کے کسی بھی موجودہ ٹیکس کو معطل، ترمیم یا ختم کر سکتی ہے۔"</p>	<p>کسی بھی موجودہ ٹیکس کو معطل، کم یا ختم کرنے کا اختیار</p>
--	--

(2) ٹیکس کے نفاذ سے متعلق باب VII کی توضیحات کا اطلاق جہاں تک ہو سکے کسی ٹیکس کی معطلی، ترمیم یا ختم اور ٹیکس تجویز کرنے والے کسی اصول کی معطلی، تبدیلی یا منسوخی پر ہو گا۔

حاشیہ نوٹ کا حوالہ دیا جاتا ہے جہاں استعمال ہونے والے الفاظ "کسی بھی موجودہ ٹیکس کو معطل کرنے، کم کرنے یا ختم کرنے کا اختیار" ہوتے ہیں۔ یہ تجویز کیا جاتا ہے کہ سیکشن کے باڈی میں لفظ "ترمیم" کو لفظ "معطل" اور "ختم" کے درمیان تخفیف کے معنی میں سمجھا جانا چاہئے۔ ان کے مطابق، حاشیہ نوٹ سے پتہ چلتا ہے کہ ٹیکس کی مقدار میں بتدریج کمی کی نشاندہی کرنے کے لیے دفعہ میں کئی الفاظ استعمال کیے گئے تھے جب تک کہ یہ مکمل طور پر ختم نہیں ہو گیا تھا۔ لفظ "ترمیم" کے بنیادی معنی کا حوالہ دیا جاتا ہے جو کم کرنا یا کم کرنا ہے لیکن اضافہ کے خیال کا احاطہ نہیں کرتا ہے۔ سب سے پہلے، معمولی نوٹ دفعہ کے مرکزی حصے میں استعمال ہونے والی زبان کی تعمیر کو متاثر نہیں کر سکتا اگر یہ دوسری صورت میں واضح اور غیر واضح ہو (دیکھیں کمشنر انکم ٹیکس، بمبئی بمقابلہ احمد بھائی عمر بھائی اینڈ کمپنی، بمبئی) (1)۔ اگلی جگہ، یہ بات ذہن میں رکھنی چاہیے کہ بمبئی ڈسٹرکٹ میونسپل ایکٹ (بمبئی III، سال 1901) کی دفعہ 67 جو پہلے میونسپلٹیوں پر لاگو ہوتی تھی، میں "معطل" اور "ختم" کے الفاظ کے درمیان "کم" کا لفظ استعمال کیا گیا تھا اور یہ دفعہ بمبئی میونسپل بورڈ

ایکٹ، 1925 کی دفعہ 60 کو دوبارہ پیش کی گئی تھی، لیکن اس طرح کے پیر و تپادن کے عمل میں لفظ "کم" کو ہٹا دیا گیا اور لفظ "ترمیم" متعارف کرایا گیا۔ معمولی نوٹ میں، تاہم، لفظ "کم" کو لفظ "ترمیم" سے تبدیل نہیں کیا گیا تھا، بظاہر نادانی کے بذریعے۔ اگر لفظ "ترمیم" کو "کم" کے طور پر پڑھنا ہے، تو صوبائی قانون سازی میں لفظ "کم" کو لفظ "ترمیم" سے تبدیل کرنے کا کوئی فائدہ نہیں ہو سکتا۔ یہ تبدیلی کسی مقصد کے لیے کی گئی ہوگی اور اس کا مقصد صرف وسیع تر معنی کے اظہار کو استعمال کرنا ہو سکتا تھا تاکہ نہ صرف کمی بلکہ دیگر قسم کی تبدیلیاں بھی شامل ہوں۔ اسی ایکٹ کے دفعہ 76 میں "ترمیم" جس میں عائد کی جانے والی رقم میں اضافہ شامل نہیں ہے "کا بھی حوالہ دیا گیا ہے جس سے اس ایکٹ میں لفظ "ترمیم" کا استعمال بالکل واضح ہو جاتا ہے، یعنی اس میں اضافہ شامل ہو سکتا ہے۔ اسٹیونز بمقابلہ جنرل اسٹیٹ نیویگییشن کمپنی لمیٹڈ⁽²⁾ کے معاملے میں انگلینڈ میں اپیل کورٹ کے فیصلے کا بھی حوالہ دیا جاسکتا ہے۔ "کولنز ایم آر کے مطابق صفحہ 893 پر اپنے فیصلے میں ترمیم کا مطلب ایک تبدیلی تھا اور یہ لفظ یکساں طور پر قابل اطلاق تھا چاہے تبدیلی کا اثر تو ضیعات کو تنگ کرنا ہو یا بڑھانا ہو۔ ہماری رائے میں زیر غور ایکٹ کے دفعہ 60 کے متن میں لفظ "کم" کو ہٹانا اور لفظ "ترمیم" کا تعارف واضح طور پر قانون سازی کی طرف سے اس دفعہ کے دائرہ کار کو وسیع کرنے کے ارادے کی نشاندہی کرتا ہے اور عدالت عالیہ اس طرح کی تشریح کرنے میں درست تھی۔

اس اپیل میں کسی اور نکتے پر زور نہیں دیا گیا تھا اور اوپر بیان کردہ وجوہات کی بنا پر اس اپیل کو اخراجات کے ساتھ خارج کیا جانا چاہیے۔

اپیل خارج کر دی گئی۔